مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
اربعین مصطفیٰ
۱
مصنف
شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی مدظلہ
ناشر
مکتبہ اویسیہ رضویہ
سیرانی روڈ بہاولپور

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

ابوینِ مصطفےٰ

مصنّف

شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی

ناشر

مکتبۂ اویسیہ۔ سیرانی روڈ۔ بہاولپور

نام کتاب	ابوینِ مصطفیٰ
مصنف	شیخ القرآن علامہ محمد فیض احمد اویسی صاحب مدظلہ العالی
اصلاحِ کتابت	حافظ محمود احمد
زیرِ اہتمام	صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی
سنِ اشاعت بار دوم	فروری سنہ ۱۹۹۹ء
ناشر	مکتبہ اویسیہ رضویہ۔ بہاولپور پاکستان
منیجر	صاحبزادہ محمد ریاض احمد اویسی

Butt

جن سے تمام آباد امہات اقدس کا ناجی ہونا کالشمس والامس روشن و ثابت ہے بلکہ بالاجماع تمام ائمہ اشاعرہ اور ائمہ ماتریدیہ سے شائخ تک سب کا یہی مقتضائے مذہب ہے۔

مخالفین مخالفین کی تائید کسی نے نہیں کی سوائے ابن اتیمیہ و ابن کثیر جیسوں کے۔ یاد رہے کہ جس نے اس مسئلہ میں مخالفت کی اُس کے اپنے دور میں اتنا زبردست تردید میں لکھی گئیں کہ پھر اُسے سر اٹھانے کی سکت نہ رہی۔ جیسے ابن دحیہ کی امام قرطبی نے اور مُلّا علی قاری کی اُن کے اپنے استاد ابن حجر وغیرہ نے۔

تکفیر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے والدین کریمین پر کفر کا فتویٰ لگانے والوں نے بلا سوچے یا مذہبی تعصب سے غلطی کی ہے۔ ورنہ کسی کو کافر کہنا آسان نہیں علماءِ کرام فرماتے ہیں۔

ادخال کافر فی الملت الاسلامیۃ او اخراج مسلم عنہا عظیم فی الدین۔ کسی کافر کو اسلام میں داخل سمجھنا یا مسلمان کو اسلام سے خارج سمجھنا (دونوں چیزیں)

۱۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

من قذف مؤمناً بکفرٍ فھو کقاتلہ (رواہ الترمذی)

ترجمہ:۔ جس نے مومن کی طرف کفر کی نسبت کی وہ گناہ میں اس کے قاتل کی طرح ہے۔

۲۔ عن ابن عمرؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجلٍ قال لاخیہ کافرٌ فقد باء بِھا احدھما۔

ترجمہ:۔ ابن عمرؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے

Butt

اپنے بھائی کو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک پر یہ کلمہ لوٹے گا یعنی یا یہ کہنے والا کافر ہو جائے گا یا جس کو کافر کہا ہے وہ واقع میں کافر ہوگا۔

۳۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا یَرْمِیْهِ بِالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْهِ اِنْ لَمْ یَکُنْ صَاحِبُهٗ کَذٰلِکَ (رواہ البخاری)

ترجمہ:۔ ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کوئی شخص کسی پر فسق یا کفر کی تہمت نہیں لگاتا مگر وہ لوٹ کر اسی کے اوپر آپڑتی ہے اگر وہ شخص جس کے سر پر تہمت رکھی گئی ہے اس کا اہل نہیں ہوتا۔

۴۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِیْهِ یَا کَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا (رواہ والبخاری وغیرہ)۔ ترجمہ:۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو او کافر کہتا ہے تو دونوں میں سے ایک نہ ایک پر یہ کلمہ چسپاں ہو کر رہتا ہے (بخاری)

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کلمہ منہ سے نکلتا ہے وہ کبھی فنا نہیں ہوتا ظاہر بین سمجھتا ہے کہ وہ صرف ایک سیال صورت تھی جو منہ سے نکلی اور فضائے عالم میں معدوم ہو گئی۔ لیکن حدیث یہ کہتی ہے کہ ایک ایک کلمہ جو کسی کے منہ سے نکلتا ہے وہ سب بدستور محفوظ رہتا ہے کراماً کاتبین کے رجسٹروں میں درج ہو رہا ہے جس کی سزا و جزا کا پتہ مرنے کے بعد چلیگا۔

فقہاء کرام کی احتیاط

اسکے لیے فقہاء کرام نے تکفیر کے متعلق ایک قاعدہ مرتب فرمایا وہ یہ کہ جب تک کسی

شخص کے کلام میں تاویل صحیح کی گنجائش ہو اور اس کے خلاف کی تصریح متکلم کے کلام میں نہ ہو یا اس عقیدہ کے کفر ہونے میں ادنیٰ سے ادنیٰ اختلاف ائمہ اجتہادیہ واقع ہو اس وقت تک اس کے کہنے والے کو کافر نہ کہا جائے۔

انتباہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین سے نہ کفر کا ثبوت ملتا ہے نہ بت پرستی کا بلکہ ان کے متعلق توحید ایمان کی روایات کا ثبوت ملتا ہے اسی لیے مسلمان پر لازم ہے کہ جن روایات میں کچھ کفر کے اشارے ملتے ہیں انہیں تاویل کرے۔ فقیر نے اس تصنیف میں والدین کریمین کے بارے میں ایمان دار اور ناجی ہونے کے دلائل لکھے ہیں۔

باب ۱ قرآنی آیات

مندرجہ ذیل آیات سے مفسرین و محدثین وعلماء اسلام نے حضور سرور کونین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین کے ایمان و اسلام کے لیے استدلال کیا ہے۔

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ پ ۲ (البقرہ آیت ۲۲۱)

ترجمہ:- اور بے شک مومن غلام مشرک سے اچھا ہے۔

فائدہ یہ تو سب جانتے ہیں کہ مسلمان حسب ونسب میں کتنا ہی کمزور ہو وہ مشرک سے افضل و اعلیٰ ہے اگرچہ مشرک قوم کے لحاظ سے کتنا اونچا کیوں نہ ہو۔ اگر بقول مخالفین حضور سرورِ عالم صلی اللہ